© rasailojaraid.com

وصال

ازجناب شیخ وحید احمد صاحب مسعود شیخوپورہ (بدایوں)

جدوجہد ظاہری ہو یا باطنی بے مقصد و بیکار نہیں ہوتی - مفید و مضر نتائج بھی معنیٰ رکھتے ہیں - کوئی فراق کو عین مقصد سمجھتا ہے کوئی وصال کے لئے دین و دنیا تج دیتا ہے مگر یہ مسلم الثبوت ہے کہ وصال کا نتیجہ اضمحلال ہوتا ہے اسی لئے جدت و رنگینی کا تقاضا ہوتا ہے کہ کوششِ وصال کو وصال سمجھا جائے - کوشش وصال خود فراق کا ثبوت ہے اور توحید میں ثنویت نمایاں کر دیتی ہے - اب اگر اس سعیِ وصال کو نور اور روشنی سے تعبیر کیا جائے تو نور اور روشنی میں سایہ کہاں ہے - ظلّیت تو ایک اضافی شے ہے، بے معنی ہے اور ہمیشہ نظر انداز کر دی جاتی ہے۔

شاید مدغم اور پیوست ہو جانے کو وصال سمجھا جاتا ہے لیکن یہ مغالطہ ہی نہیں ہے بلکہ غلط ہے - روشنی و تاریکی، بلندی و پستی - خیر و شر اور حرکت و سکون دو مختلف و متضاد اشیا رہیں - ان کے اجتماع کو شفق سے موسوم کیا جاسکتا ہے اور مجمع البحرین بھی کہا جاسکتا ہے - حقیقت میں دونوں اضداد کے متوازن ہو کر بغل گیر ہونے کا نام وصال ہے میزان میں جہاں اوزان تُل جاتے ہیں وہی نقطۂ عدل ہوتا ہے - کمال و زوال کے ملنے کی جگہ مقامِ اتصال ہے جو نیکی کی حد ہے وہی بدی کی ابتدا ہے - تصوراتِ رنگین بے رنگی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور یک رنگی میں دوئی نہیں ہوا کرتی - مشاہدات کی گُل کاریاں ایک نقطہ پر پہنچ کر فنا ہو جاتی ہیں - ربِّ اضداد توحید چاہتا ہے - شرکت کا تصور نہیں کیا جاسکتا - وہ جہاں نیکی کی ہدایت کرتا ہے فوراً ہی بدی کی بھی مخالفت کرتا ہے - قہر و غضب کا اظہار ایک ہی سانس میں رحمت و فضل کے ساتھ مذکور ہوتا ہے - اس درمیانی دم کو ہی وصال سمجھنا چاہیئے - یہیں سے توحید کا سراغ ملتا ہے - اسی دم اور نقطہ پر اہلِ قال کی قیل و قال انتہا کر کے تفریق میں گرفتار کر دیتی ہے یا پھر دلدل میں پھنس کر ریب - شک اور تذبذب میں مبتلا ہو جاتی ہے اور ظلّیت کی آڑ پکڑ لیتی ہے - یہ لمحۂ اتصال عارضی ہوتا ہے - اسے مستقل بنا لینا مومن کا مقصد اور طرۂ امتیاز ہے - اسی مقام کو حاصل کر کے صاحبِ دل دوزخ و جنت سے بالا ہو جاتا ہے - اللہ غنی -

© rasailojaraid.com